82338- میک اپ اور کاسمیٹکس کی تجارت کا حکم

سوال

کیا کاسمیٹکس اور دوسری میک اپ کی اشیاء کی تجارت کرنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

میک اپ کی اشیاء کا استعمال عورتوں کے ہاں اگر نہ ہو تو وہ اس کے استعمال کے بغیر بہت زیادہ خوبصورت لگیں، لیکن ایک عقلمند عورت کو اگر یہ علم ہو جائے کہ ان اشیاء کے استعمال سے اسے نقصان اور ضرر ہو سکتا ہے تو وہ کبھی بھی یہ اشیاء استعمال نہ کرے.

میڈیکل رپورٹوں سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ میک اپ اور زیبائش کی یہ اشیاء بہت ساری بیماریوں اور امراض کا باعث بنتی ہیں :

ان بیماریوں اور امراض میں چہرہ کے زخم، اور ان اشیاء کے مستقل استعمال سے جسم میں الرجی پیدا ہوتی ہے، اور بہت سے ایسے نقصانات ہیں جو ان اشیاء کے مستقل استعمال سے تاثیر کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں، مثلا جسم اور اعضاء میں سرخی پن، اور ورم کا پیدا ہونا اور جلد کا پھٹنا.

سوال نمبر (26799) کے جواب میں ہم نے لپ اسٹک کے متعلق کچھ ڈاکٹر حضرات کی کلام بیان کی ہے کہ :

"لپ اسٹک کے استعمال سے ہونٹوں میں ورم پیدا ہو جاتی ہے، یا پھر ہونٹوں کی نرم اور باریک جلد خشک ہو کر پھٹ جاتی ہے، کیونکہ اس کے استعمال سے ہونٹوں کو محفوظ رکھنے والی بارک جلد زائل ہو جاتی ہے"

اس ڈاکٹر نے جو کچھ کہا وہ تو اپنی جگہ، لیکن ہم شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کا میک اپ کی اشیاء کے متعلق سوال نمبر (26861) کے جواب میں ان کا تفصیلی قول نقل کیا ہے :

اس میں تفصیل ہے :

اگر تو اس سے خوبصورتی حاصل ہوتی ہے اور وہ چہرے کو کوئی ضرر اور نقصان نہ دے، اور نہ ہی کسی نقصان کا سبب اور باعث بنے تو پھر اس میں کوئی گناہ اور حرج نہیں.

لیکن اگر وہ نقصان کا باعث اور سبب بنے مثلا چہرے وغیرہ کی کوئی جگہ سیاہ ہو جائے، اس میں دوسرے نقصانات پیدا ہوں تو پھر نقصان کی بنا پر اس کا استعمال ممنوع ہوگا"

اور سوال نمبر (26799) کے جواب میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا بھی اس جیسا قول بیان ہوا ہے.

یہ میک اپ کی اشیاء میں اکثر اشیاء حرام چیزوں اور مواد پر مشتمل ہوتی ہیں، مثلا نجاست، اور الکحل، یا ماں کے پیٹ میں موجو بچہ، اور یورپ میں تو میک اپ کا سامان تیار کرنے کے لیے حمل میں بچے کو جان بوجھ کر قتل کیا جاتا ہے.

ان ایام میں عورتوں کی حالت کو دیکھنے والا شخص یہ معلوم کر سکتا ہے کہ دشمنان اسلام اپنی یہ بری اور غلط اشیاء مسلمان عورتوں کو فروخت کرنے میں کتنے کامیاب رہے ہیں، اور جب میک اپ سامان کی خریداری رپورٹ کو دیکھا جائے تو اس معاملہ کے خطرناک ہونے کے لیے صرف یہی کافی ہے :

(1997) کے سال صرف خلیج کی عورتوں نے صرف عطر اور پرفیومز کی خریداری پر تین ملیار ریال صرف کیے، اور بالوں کی رنگنے کے لیے پندرہ ملین ریال، اور لپ اسٹک کی خریداری چھ سوٹن سے بھی زیادہ ہوئی، اور نیل پالش کی خریداری پچاس ٹن سے بھی زیادہ تھی، یہ تو صرف خلیجی ممالک کی ایک برس کی رپورٹ ہے.

اور اگر ہم پوری زمین پر سب مسلمان عورتوں کا حساب اور تخمینہ لگائیں تو پھر کتنی رقم بنے گی؟!

اور اگر ہم اس وقت اس کا سروے کریں تو پھر کیا حالت اور کتنی رقم ہوگی؟!

ہاں یہ ممکن ہے کہ طبعی اور نیچرل مواد سے تیار کردہ اشیاء کا استعمال کر کے اس نقصان اور ضرر سے بچا جا سکتا ہے، اور پھر صرف خاوند کے لیے کسی مباح اور جائز چیز سے بناؤ سنگھار کرنا جائز ہے، جس کے کوئی نقصان نہ ہوں.

یہاں ایک چیز پر متنبہ رہنا چاہیے کہ: میک اپ کی ان اشیاء کا اگر عورت کے لیے استعمال مباح بھی کر دیا جائے تو اس کی تجارت اور فروخت کا حکم مختلف ہوگا، کیونکہ اکثر طور پر یہ اشیاء خریدنے والی عورتیں فاحشہ اور بے پردقسم کی ہوتی ہیں، جو اسے حرام میں استعمال کرتی ہیں کہ وہ بازاروں اور سڑکوں پر بناؤ سنگھار کر کے غیر محرم مردوں کے سامنے گھومتی ہیں، اور وسائل کو مقاصد کے احکام دیے جاتے ہیں.

اور جس شخص نے بھی ان عورتوں کا ان اشیاء کے استعمال میں تعاون کیا، چاہے وہ تعاون یہ اشیاء تیار کرنے کی صورت میں ہو، یا پھر باہر سے منگوا کر ہو یا فروخت کرنے کی صورت میں تو اس نے اس برائی کو پھیلانے میں تعاون کیا، اور وہ اس نقصان کو عام کرنے کا باعث بنا لہذا وہ اس کے گناہ اور فعل میں شریک ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو} المآئدۃ (2).

تو اس لیے جب بناؤ سنگھار اور میک اپ کی یہ اشیاء نقصانات اور ضرر سے خالی ہوں اور فروخت بھی اسے کی جائیں جو یقینا یا گمان غالب میں اس کا مباح اور جائز استعمال کرے اس کے لیے یہ اشیاء خریدنا اور فروخت کرنا جائز ہوگا، وگرنہ اس کی خرید و فروخت حرام ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (41052) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.